بدعات صحابہ

کی

تحقیق

مصنف

فیض ملت آفتاب اہل سنت مفسر اعظم پاکستان حضرت پیر

ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی

باہتمام محمد اجمل رضا قادری

ناشر

ادارہ افکار القرآن گوجرانوالہ

بدعاتِ صحابہ کی تحقیق

مصنف

فیض ملت آفتاب اہل سنت مفسر اعظم پاکستان حضرت پیر

ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی

باہتمام

محمد اجمل رضا قادری

ناشر

ادارہ افکار القرآن گوجرانوالہ

نام کتاب	بدعاتِ صحابہ کی تحقیق
مصنف	شیخ الحدیث والقرآن مفسرِ اعظم پاکستان علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہٗ
سعادت کمپوزنگ	صوفی مختار احمد اویسی رضوی بہاولپور موبائل نمبر 0321-6820890 & 0300-6830592
ناشر	ادارہ افکار القرآن موڑ ایمن آباد
سعادتِ اہتمام	محمد اجمل رضا اویسی قادری
سن اشاعت:	۱۴۲۷ھ

ملنے کا پتہ

☆دفتر ادارہ افکار القرآن جامع مسجد بہار مدینہ
مجید پورہ موڑ ایمن آباد گوجرانوالہ
فون 0300-6491187

☆حلقہ احبابِ اویسیہ سیرانی مسجد بہاولپور
0321-6820890

☆مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

☆ادارہ تالیفاتِ اویسیہ ملتان
موبائل: 0321-6364439

☆حلقہ احبابِ اویسیہ کراچی
موبائل: 0333-3184286

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی

سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد!

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بہت سے امور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بدعت کہا جیسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس تراویح کو نعمۃ البدعۃ فرمایا ایسے ہی جمع القرآن وغیرہ۔

یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے کوئی ایسا عمل صادر ہوا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل بہیت کذائیہ کے خلاف محسوس ہوا تو وہ بھی ان کے نزدیک بدعت ٹھہرا جیسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو نماز اشراق مجموعی طور پر تراویح کی طرح پڑھتے دیکھ کر بدعت کہہ دیا۔اس کی تفصیل فقیر نے رسالہ ''کیا نوافل اشراق بدعت ہیں'' میں عرض کی ہے۔یونہی حلقہ ذکر کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدعت کہا وغیرہ وغیرہ

پھر جس عمل کو کسی صحابی نے بدعت کہا لیکن اس پر خود عمل فرمایا اور دوسرے حضرات بھی اس عمل میں شریک ہوئے تو وہ تا قیامت قابل عمل ہے جیسے بیس تراویح اور اسی پر اہل سنت کا عمل ہے لیکن غیر مقلدین اسے بھی بدعت سمجھ کر بیس تراویح کو بدعت عمری کہتے ہیں ،ورخود ساختہ آٹھ تراویح کو سنت کہتے ہیں اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ ''آٹھ تراویح بدعت'' ہے اور دوسرا رسالہ ''بیس تراویح سنت ہے'' میں پڑھیے۔

ہاں! جس خلاف سنت عمل کو کسی ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدعت کہا اور وہ تنہا یا چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان سے اتفاق کیا لیکن

جمہور صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس عمل کو اچھا سمجھ کر عمل کیا تو وہ عمل بدعت نہ ہوگا بلکہ سنت ہوگا ان قواعد وضوابط کو سمجھنے کے بعد اب سمجھئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا "الصلوۃ خیر من النوم" کا تعین کر کے فرمایا:۔

اَحَدَ ثوہُ بَعْدُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بدعت وہ ہے جسے حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد نکالا گیا۔ایسی بدعت پر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضرت مجاہد کا قول امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا:۔

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بِنْ عُمَرَ مَسْجِدًا وَقَدْ اَذِنٍ وَنَحْنُ نُرِيْدُ اَنْ نُصَلِّىْ فِيْهِ فَثوبَ الْمُوْذِنَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بِنْ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَخْرَجَ بِنَا مِنْ هٰذِهِ الْمُبْتَدِعُ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ

میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک مسجد میں گیا تو اذان ہو رہی تھی اور ہم بھی مسجد میں نماز کے ارادہ پر گئے تھے لیکن موذن نے مذکورہ بالا کلمات کہہ ڈالے تو حضرت ابن عمر مسجد سے نکل گئے اور مجھے فرمایا اس بدعتی سے نکل جاؤ اسی وجہ سے آپ نے اس مسجد میں نماز نہ پڑھی۔

اس کے بعد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خروج از مسجد کی علت بتاتے ہیں۔

وَاِنَّمَا كَرِهَ عبداللہ بن عمر التَّثْوِيْبُ الَّذِىْ اَحْدَثَهُ النَّاس بعد

(ترمذی باب ماجاء فی التثویب الفجر ،جلد اول)

بے شک ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بدعت سے کراہت کی جسے لوگوں نے حضور علیہ السلام کے بعد نکالا۔

سوال :۔ یہ بدعت ہر مسجد میں ہر صبح کی اذان میں سنائی دیتی ہے بلکہ کوئی نہ کہے تو اس موذن کی خیر نہیں!

جواب :۔ الصلوۃ خیر من النوم بدعت نہیں حضور علیہ السلام کی احادیث صحیح سے ثابت ہے بلکہ اس سے مراد اذان کے بعد دوبارہ نماز کی اطلاع ہے جسے تثویب کہا جاتا ہے۔ یہ سوال شیعہ کرتے ہیں اسی لئے شیعہ یا بعض مجتہدین کا اعتراض بے جا ہے۔

سوال :۔ اگر یہ سنت ہے (واقعی سنت ہے) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نہ صرف بدعت ٹھہرایا بلکہ غصہ سے اس مسجد میں نماز بھی نہ پڑھی۔

جواب :۔ مروجہ الصلوۃ خیر من النوم مراد نہیں کیونکہ اسے خود ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے چنانچہ ترمذی میں ہے۔

رُوِیَ عَنْ عبداللہ بن عمر اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوۃِالْفَجْرِ الصلوۃ خیر من النوم

مروی ہے کہ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صلوۃ الفجر میں الصلوۃ خیر من النوم

یعنی اس سے مروج الصلوۃ خیر من النوم مراد ہے جو تثویب کے طور کہی جاتی ہے

سوال :۔ الصلوۃ خیر من النوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایجاد ہے۔

جواب :۔ اذان کے اندر الصلوۃ خیر من النوم کے متعلق صرف شیعہ کا خیال ہے کہ سنت نبوی نہیں، سنت عمری ہے یہ خیال اس لئے کہ اذان کے اندر " الصلوۃ

خیر من النوم " کا کلمہ حضور علیہ السلام کا اپنا فرمودہ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی موجودگی میں پڑھا " الصلوۃ خیر من النوم " میں جس " الصلوۃ خیر من النوم " کی بحث ہے وہ اذان کے بعد کے بارے میں ہے چنانچہ امام ترمذی نے تھویب کا باب باندھ کر ایک حدیث نقل کر کے اس کے ضعف کی تصریح کر کے فرمایا۔

وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ تَفْسِیْرِ التَّثْوِیْبِ

اہل علم نے تھویب کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے۔ اس کا ایک قول تو فی الاذان کا ہے لیکن وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مراد نہیں اس لئے کہ اس تھویب کے خود ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال میں ترمذی شریف کی عبارت میں ہے۔ حضرت ابن عمر کی مراد یہی تھویب ہے جو اذان کے بعد کہی جائے۔ چنانچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

هو شئی اَحدَثَه النَّاس بعد النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم

اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَأَ الْقَوْمِ قَالَ بَیْنَ الْاَذَانِ وَ لاقَامة

" وہ ایک ایسی شئے ہے کہ جسے لوگوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (بدعت) نکالا کہ جب مؤذن اذان کہے اس کے بعد لوگوں نے نماز میں سستی کی تو اذان واقامت کے درمیان یہ کلمہ شروع کیا گیا "

سوال :۔ یہ جواب شیعوں کے لئے تو ہو سکتا ہے لیکن دیوبندیوں، وہابیوں کا جواب تو نہ بن سکا ان کا اعتراض یہی ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد جو نیا کام شروع کیا جائے وہ بدعت ہے اسی لئے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس مسجد

میں نماز پڑھنا بھی گوارا نہ کیا جس میں اس بدعت کا ارتکاب ہوا۔

جواب نمبر ۱:۔ یہ تو مسلّم ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اختلافات فی المسائل ہوئے اور نہ صرف یہی تھویب بلکہ ہزاروں پھر ان اختلافات میں ترجیح اس صحابی کے قول کو دی جاتی ہے جس کے قول کی تائید دوسرے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یا قرآن وحدیث سے تقویت حاصل ہو۔ تھویب کی اس تفسیر پر کہ بعد اذان نمازیوں کو دوبارہ بلایا جائے صرف حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو انکار ہے ورنہ آپ کے سوا دوسرے صحابہ ان کے بعد تابعین وتبع تابعین تا حال تھویب کو مستحسن سمجھا گیا اور الحمدللہ تا حال معمول بہ ہے جس کی تحقیق فقیر نے القول العجیب فی تحقیق التثویب میں لکھ دی ہے صرف فرق یہ ہے کہ خیر القرون میں الصلوۃ خیر من النوم کہتے اور آج کل الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہتے ہیں الحمدللہ اہل سنت (بریلوی) کا عمل خیر القرون کے مطابق ہے جیسا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جن اکابر کے اسمائے گرامی گنوائے ہیں تابعین اور شروع احادیث میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء بھی گنوائے ہیں۔

فائدہ :۔ اس سے مخالفین کا رد ہوا کہ وہ ہمیں بدعتی کہتے ہیں حالانکہ وہی خود بدعتی ہیں کہ خیر القرون، کے عمل کو بدعت کا فتویٰ لگاتے ہیں ہاں یہ قاعدہ یاد رکھیے کہ خیر القرون سے تا حال اکثر شرعی مسائل میں سیئہ اور اسماء وصفات میں ہزاروں تبدیلیاں واقع ہوئیں لیکن مخالفین کو ضد صرف ان ہی مسائل سے ہے جو اہل سنت سے انہیں خلاف

جواب :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی کیا تخصیص تابعین بلکہ ہر زمانہ میں ہوتا چلا آرہا ہے کہ ہر نئے کام پر (جب کہ اس میں دین کی بھلائی مدنظر ہوتی) اختلاف ہوا مثلاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کی توسیع کے وقت حجرات نبویہ گرانے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پرنالہ اکھاڑنے سے کتنا اختلاف کیا ایسے ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کی اذان کا اضافہ کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اختلاف کیا ایسے ہی ہزاروں مثالیں شرع مطہرہ میں موجود ہیں۔

مدارس عربیہ کی بدعت پر نزاع

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اَوَّلَ من المدارس فی الاسلام نظام الملک بنی الدین الحسن بن علی وبنی الطوسی المدرسۃ النظامیۃ بغداد (الکنز المدفون صفحہ ۲۵۶)

سب سے پہلے مروجہ مدارس اسلامیہ کی بنیاد نظام الملک بن علی طوسی نے رکھی اس مدرسہ عربیہ کی بغداد میں بنام نظامیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ [1]

جب یہ عظیم الشان جامعہ (یونیورسٹی) کا افتتاح ہوا تو عراق وشام ودیگر ممالک کے بہت سے علماء کرام (محدثین وفقہا) مبارک بادی دینے کے بجائے ایک دوسرے سے اظہار حزن وملال کرتے تفصیل دیکھئے ... ہی بدعت)

[1]:۔ یہ وہی نظامیہ (مدرسہ) ہے جس میں امام غزالی اور شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر واسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ زیر تعلیم رہ کر دستار فضیلت سے مشرف ہوئے یہ حضرات اسی بدعت کی پیداوار ہیں۔

نتیجہ :۔ اتنے اختلاف کے باوجود جنہیں مخالفین بدعت سیہ کے کھاتہ میں ڈالتے ہیں وہ تا حال مروج و معمول بہا ہیں اس سے ثابت ہوا کہ بدعت حسنہ میں بعض حضرات اگر اختلاف کریں تب بھی قابل قبول نہیں دیکھئے تھویب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے اختلاف کے باوجود صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین اور فقہ کے مجتھدین میں مروج و معمول بہ ہے۔

خطائے بزرگان گرفتن خطاست

سوال :۔ جب امور خیر کا اجرا مبنی بر خیر و بھلائی ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام اور بعد کو بعض مجتھدین اور ائمہ دین اور علماء کرام نے اسے بدعت کہہ کر کیوں ٹھکرایا بلکہ ان کو ممانعت میں سختی سے پیش آئے۔

جواب :۔

نیا فعل (جسے بدعت حسنہ) کہا جاتا ہے کے اجراء کرنے والے دین و اسلام کے اصول کو زندہ رکھنے کی نیت سے جاری ہیں۔ جب دیکھتے ہیں کہ عوام بلکہ بعض خواص بھی سستی کا شکار ہو رہے ہیں تو اس پر انہیں ایسے اجراء پر اجر و ثواب ملتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

من سن سنة الى اخره

لیکن روکنے والوں کی نیت بھی خیر و بھلائی پر مبنی ہوتی ہے مثلاً یہی مسئلہ تھویب جسے امام ترمذی رحمة الله عليه نے لکھا کہ اس کا اجرء کیوں فرمایا:۔

اذا اذن المؤذن فاستبطا القوم .....الخ

(باب التثویب فی الفجر جلد

جب قوم (بعض مسلمان) اذان سن کر نماز کی حاضری سے تاخیر نے لگی تو تثویب کا آغاز کا آغاز ہوا۔

ایسے ہی جمعہ کی اذان کے اضافہ کی علت احادیث مبارکہ میں موجود ہے ایسے ہی مدارس کے آغاز و دیگر جملہ اکثر بدعات حسنہ کا یہی حال ہے۔ لیکن جن بزرگوں نے اظہار کراہت کی ان کا مقصد بھی نیک تھا وہ فرماتے کہ عوام کو ایسی سہولتیں دی گئیں تو وہ دین سے آگے بڑھ کر سستی اور غفلت کریں گے۔ چنانچہ ان کا مؤقف بھی صحیح ہے لیکن چونکہ ان کا مؤقف مبنی بر اجتہاد خطائی تھا اسی لئے انہیں معذور قرار دے کر ان کے مؤقف پر عمل نہ ہوا اور نہ ہی ہم انہیں ملامت کر سکتے ہیں اس لئے ان کا مطمع نظر اسلام کی فلاح و بہبودی تھا اور جن بزرگوں کے اجتہاد پر عمل ہوا۔

جیسے جمعہ کی اذان کا اضافہ وہ مبنی بر صواب ہے۔ اس سے انہیں اجر و ثواب نصیب ہوگا (انشاء اللہ) لیکن خطائے اجتہادی سے کف لسان ضروری ہے وہ اجتہاد صحابہ کرام ہو یا ائمہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس لئے کہ

خطائے بزرگان گرفتن خطاست

بزرگوں کی خطا پر گرفت کرنا خود خطادار ہونا ہے مشہور مقول ہے۔

نماز اشراق بدعت

نماز اشراق جیسے نوافل کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے بدعت کہا چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:۔

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فاو عروة بن الزبير

فاذا عبداللہ بن عمر جَالَسَ و النّاس یُصَلُّوْنَ الضحی

فِیْ الْمَسْجِدِ فَسا لَناہ عَنْ صلوتھم فقَالَ بِدعَۃ

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں اور عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم تشریف فرماتھے اور مسجد میں اشراق کے نوافل پڑھ رہے تھے ہم نے ان سے ان کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ بدعت ہے"

فائدہ :۔ یہ وہ نوافل ہیں جنہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر پڑھا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تا حال ہر نیک صالح انسان پڑھتا ہے بلکہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ نوافل بالاناغہ پڑھے جائیں تو قرض اتر جاتا ہے اور تنگدستی وافلاس دور رہتا ہے اور آخرت کا اجروثواب تو شمار سے باہر ہے تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ "فضل الخلاق فی نوافل الاشراق" میں لکھی ہے۔

انتباہ :۔ دیوبندی، وہابی ہر ایسی احادیث مبارکہ اور عبارات اسلاف دکھا کر دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ وہ احادیث مبارکہ کی حقیقت حال سے چشم پوشی یا عمداً دین کے مسائل پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ مثلاً اسی روایت کو دیکھ لیں کہ نماز اشراق افعال واقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحاح کی روایات سے ثابت ہے خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انکار فرمایا تو علماء کرام نے اس کے جوابات میں تصنیفات لکھ دیں۔ چنانچہ صرف اسی موضوع پر امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "جز فی صلوۃ الضحی الحاوی الفتاوی" میں موجود ہے جو ... میں صفحہ ۵۸ تا صفحہ ۷۳ تک پھیلا ہوا ہے۔

حقیقت حال

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے نفس نوافل اشراق کو بدعت نہیں فرمایا بلکہ لوگوں کے ایک غلط رویہ کو بدعت بتایا ہے جس کی تفصیل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الحاوی الفتاوی کے رسالہ مذکور کے آخر میں لکھا کہ

عَنْ اَبِیْ امامۃ بن سہل بن حنیفہ قَالَ اَوَّلَ مَنْ صَلّٰی الضحٰی

اَجَلَّ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم یُقَالَ لَہٗ ابو الزوائد

(الحاوی الفتاوی صفحہ ۷۳ جلد اول)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے نماز اشراق جس نے پڑھی (بدعت نکالی) وہ ایک صحابی ابوالزوائد تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فائدہ:۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس ابوالزوائد پر جرح قدح اور تنقید و تبصرہ کے بعد لکھتے ہیں۔

قدلنا ولو ا هذا الاثر علی انہ اول من صلاها

فی المسجد جماعۃ کما تصلی التراویح

اس نے تراویح کی طرح اشراق کو باجماعت مسجد میں پڑھنا شروع کر دیا۔

عبداللہ بن عمر کے انکار کی وجہ

امام جلال الدین سیوطی امام نووی از قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی شرح مسلم کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ

مُرَادُہٗ اَنْ اِظْهَارُهَا فِی الْمَسْجِدِ بِدْعَةٌ وَالْاِجْتِمَاع لَهَا هُوَ الْبِدْعَةُ لَا اَنَّ

اصل صلوة الضحی بدعة (الحاوی الفتاوی صفحہ۳۷ جلداول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد یہ ہے کہ نماز اشراق کا مسجد میں اظہار اور اس کے لئے اجتماع (باجماعت وغیرہ) بدعت ہے نہ ان کی مراد یہ ہے کہ اصل نماز اشراق بدعت ہے۔

اپیل اویسی غفرلہٗ:۔ دین کا درد رکھنے والوں سے اپیل ہے کہ بدعت کے فتوے لگانے کے شوقین لوگوں کا حال دیکھئے کہ وہ خواہ مخواہ ہر نیک عمل بالخصوص حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے اولیاء کرام کے متعلقات پر بدعات سیۂ کا بہتان تراش کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ایسے اقوال کے نظائر وشواہد سے دھوکہ دیتے ہیں کیا یہ دین کی خدمت ہے یا دین دشمنی اسی لئے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدیوں پہلے ایسے لوگوں کی علامات بتا کر امت کو ان سے دور رہنے کی بار بار تاکید فرمائی تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''دیوبندی وہابی کی نشانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی''

قاعدہ:۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم یا دوسرے اولیائے امت جس عمل کو بدعت کہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ بدعت سیئہ ہے اور اگر فی الواقع بدعت سیئہ بھی ہوگی تو چند عوارض کی وجہ سے، ورنہ بلا عوارض وہ بدعت سیئہ نہیں ہوتی اس کی ہزاروں مثالیں شریعت مطہرہ میں موجود ہیں۔

فقیر نے کتاب ''بدعت ہی بدعت'' میں چند مثالیں عرض کر دی ہیں اس کا مطالعہ کیجئے

انتباہ:۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوم سنت نبوی ہے نہ کہ بدعت عمری، کیونکہ اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوم کے الفاظ صبح کی اذان میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے زمانہ پاک میں پڑھے جاتے تھے ابوداؤد شریف میں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اذان سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

فان کان صلاة الصبح قلت اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوم
اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوم

یعنی اگر صبح کی نماز کی اذان ہو تو اس میں حی علی الفلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوم دو مرتبہ کہہ لے تو واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق یہ کلمات اذان کے ہیں جو زمانہ نبوی میں پڑھے جاتے تھے۔

خلاصہ بحث:۔

نماز صبح کی اذان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوم کو بدعت نہیں کہتے تھے۔ بلکہ اس کے خود عامل تھے اور نہ یہ بدعت ہے جیسے شیعوں میں مشہور ہے بلکہ یہ کلمات خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہیں ہاں یہ کلمات اذان کے بعد دوبارہ لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے تابعین یا بعض صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایجاد کئے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے بدعت کہا بلکہ ناراض ہوئے تو اس کے جوابات رسالہ ہذا میں مفصل گذرے ہیں یونہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز اشراق کو بدعت نہیں کہا بلکہ لوگوں کے نئے ایجاد کردہ طریقہ کو بدعت کہا جیسا کہ رسالہ ہذا میں مختصراً اور تصنیف فقیر "فضل الخلاق فی تحقیق صلوٰۃ الاشراق" میں ہے۔

بلکہ اگر چہ ہیئت کی تبدیلی کے باوجود بھی اشراق کے نوافل کو بہ نگاہ تحسین دیکھتے تھے
چنانچہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

اخرج ابن عبدالبر فی التمهيد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال لقد قتل عثمان احد یسجها وما احدث الناس شیئا احب الی منها (الحاوی الفتاوی صفحہ ۷۳ جلد اول)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت تک ان نوافل (اشراق) کو کسی نے نہیں پڑھا ہاں جن لوگوں نے طریقہ جدیدہ سے اس کو ایجاد کیا ہے وہ میرے نزدیک محبوب ترین عمل ہے۔

فائدہ :۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طریقہ جدیدہ کو بدعت کہتے تھے نہ کہ نوافل اشراق کو اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جب کہ اسی سے زائد احادیث صحیحہ وغیر صحیحہ سے اس کا ثبوت موجود ہے تفصیل فقیر نے رسالہ فضل الخلاق فی تحقیق صلوۃ الاشراق میں عرض کر دی ہے۔ چند احادیث اس رسالہ میں بھی پڑھئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص فجر کی نماز کے بعد اسی جگہ مصلی پر بیٹھا رہے اور ذکر میں مشغول رہے اور پھر اشراق کی نماز پڑھے تو اس کو ایک مقبول حج وعمرہ کا ثواب ملے گا“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم [illegible] رکعتین کانت له کاجر حجة وعمرة قال رسول اللہ ص[illegible]

علیه وسلم تامة تامة تامة

جو شخص با جماعت نماز فجر پڑھے پھر ذکر الٰہی کرتے ہوئے بیٹھا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر دو رکعتیں پڑھے تو اس کے لئے حج و عمرہ جتنا ثواب ہے۔

راوی نے فرمایا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا، پورا، پورا۔ رواه ابو عیسٰی الترمذی وقال هذا حديث حسن غريبا سنن

(ترمذی صفحہ ۱۰۳، جلد ا، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۱، جلد ا، الحاوی للفتاویٰ صفحہ ۴۵، جلد ا)

امام احمد طحطاوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ان الفاظ سے نقل کی ہے: من صلّى الفجر في جماعة ثم قعد يذكر الله تعالىٰ حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين له كاجر حجّة تامة وعمرة تامة ۔حديث حسن جو شخص نماز فجر با جماعت پڑھے پھر ذکر الٰہی کرتے ہوئے بیٹھا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر دو رکعتیں پڑھے تو اسے پورے حج اور پورے عمرہ کے ثواب جیسا ثواب ملتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے (حاشیہ مراقی الفلاح صفحہ ۱۲۱)

حضرت سہل بن معاذ الجہنی اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من قعد في مصلاّة حين ينصرف من صلوٰة الصبح حتّٰى يسبّح ركعت الضحى لا يقول الآخير أغفر لهٗ خطاياه وان كانت اكثر من زبد البحر ۔ جو شخص نمازِ فجر سے فارغ ہونے کے بعد اپنے جائے نماز میں بیٹھا رہے یہاں تک کہ وہ ضحی کی دو رکعتیں پڑھے اس حال میں کہ وہ نہ کہے مگر اچھی بات تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ (سنن ابو داؤد صفحہ ۱۸۲، جلد ا، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۰۶، جلد ا)

فائدہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ضحٰی کی دو رکعتوں سے مراد نماز اشراق کی دو رکعتیں ہیں اور دوسری حدیثوں میں نماز اشراق اور نماز چاشت دونوں کا احتمال موجود ہے۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۵۵۳، جلد ۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مامن عبد صلّٰی صلاۃ الصبح ثم جلس فی مجلسہ حتّٰی تطلع الشمس ثم یقوم فیصلی رکعتین او اربع رکعات الا کان لہ خیراً مما طلعت علیہ الشمس۔ کوئی بندہ نہیں جو صبح کی نماز پڑھے پھر اپنی جگہ میں بیٹھا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر اٹھے اور دو یا چار رکعتیں پڑھے مگر اس کے لئے یہ بات ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔

(الحاوی للفتاوٰی صفحہ ۴۲، جلد ۱)

امام بیہقی شعب الایمان میں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز پڑھے پھر اپنی جگہ نماز پر ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے بیٹھا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر دو رکعتیں اشراق کی پڑھے تو اللہ تعالیٰ آگ پر یہ بات حرام فرما دیتا ہے کہ وہ اسے جھلسے یا کھائے۔ (الحاوی للفتاوٰی صفحہ ۴۳، جلد ۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ذکر الٰہی کرنے والوں کے ساتھ میرا صبح کی نماز سے طلوع آفتاب تک بیٹھا رہنا میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اولاد اسماعیل کے چار غلام آزاد کروں اور ذکرِ الٰہی کرنے والوں کے ساتھ میرا نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک بیٹھا

رہنا میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ چار غلام آزاد کروں۔

(رواہ ابوداؤد و حسنہ، السیوطی فی الجامع الصغیر صفحہ ۲۲، جلد ۲، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۱، جلد ۱)

فائدہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں: جاننا چاہیے کہ اس حدیث میں ذاکرین کے ساتھ بیٹھے رہنے کا بظاہر مفہوم ذکرِ الٰہی میں ان کے ساتھ شریک ہونا ہے اور اگر مجرد بیٹھنا اور ان کی صحبت میں رہنا ہی مراد ہو تو یہ بھی درست ہے کیونکہ اسی معنیٰ میں یہ آیا ہے:

هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ

وہ بیٹھنے والے ہیں کہ ان کا ساتھی بدبخت نہیں ہوتا

(اشعۃ اللمعات صفحہ ۴۲۲، جلد ۱)

طبرانی اوسط میں حسن سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص نماز فجر پڑھے پھر اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور کوئی بے فائدہ دنیاوی کام نہ کرے اور اللہ کو یاد کرتا رہے یہاں تک کہ اشراق کی چار رکعتیں پڑھے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اس پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ (الحاوی للفتاوی صفحہ ۴۲، جلد ۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کا ایک دستہ (جہاد کے لئے) روانہ فرمایا اس دستے نے مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلدی واپس چلا آیا تو لوگوں نے اس کی کثرتِ مال غنیمت اور جلدی کے ساتھ واپسی کے بارہ میں گفتگو شروع کر دی آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں

اُس سے زیادہ ثواب والا جہاد کثرت والا مال غنیمت اور جلدی واپس چلا آنے والا دستہ نہ بتاؤں۔ من توضاء ثم غدا الی المسجد لسبحة الضحیٰ فهو اقرب منه مغزی واکثر غنیمة واوشک رجعة

جو شخص وضو کرے پھر مسجد کی طرف اشراق پڑھنے کے لئے جائے تو اس کا یہ عمل زیادہ ثواب والا جہاد، زیادہ کثرت والا مال غنیمت اور زیادہ جلدی واپس آنے والا دستہ ہے

(الحاوی للفتاویٰ صفحہ ۴۳، جلد۱، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۲، جلد۱)

حضرت سماک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے فرمایا ہاں بہت مرتبہ

فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایقوم من مصلّاۃ الذی صلّی فیه الغداۃ حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قال صلی اللّٰہ علیه وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں اٹھا کرتے تھے جس میں نماز فجر پڑھتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا پھر جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ نماز اشراق پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۸۳، جلد۱)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہما جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو سورج کے نکلنے تک وہیں بیٹھے رہتے تھے آپ کو کہا گیا کہ آپ یہ کیوں کرتے ہیں؟ تو فرمایا اُرِیْدُ بِهِ السُّنَّةُ میں اس عمل کے ذریعہ سے سنت کی ادائیگی کا ارادہ کرتا ہوں۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۹۴، جلد۱)

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرا کسی قوم کے ساتھ اللہ کو یاد کرتے ہوئے یعنی تکبیر وتہلیل پڑھتے ہوئے نماز فجر سے طلوع آفتاب تک بیٹھا رہنا مجھے اس سے زیادہ محبوب اور خوش کن ہے کہ میں غلام آزاد کروں

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۹۳، جلد ۲)

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مسجد میں صبح کی نماز پڑھے پھر ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے طلوع آفتاب تک بیٹھا رہے پھر جب آفتاب طلوع ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور دو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھے تو اللہ اس کو اس کی ہر رکعت کے عوض میں جنت میں ایک لاکھ حوریں عنایت فرماتا ہے جبکہ ان میں سے ہر حور کے ہمراہ ایک لاکھ کنیزیں ہوں گی اور یہ شخص اللہ کے نزدیک اوّابین (عبادت گزاروں) میں شمار ہوتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۹۴، جلد ۱)

مزید احادیث فقیر کا رسالہ "فضل الخلاق فی تحقیق صلوٰۃ الاشراق" میں ملاحظہ فرمائیں۔

مدینے کا بھکاری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۱۹ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ ۱۵ نومبر ۱۹۹۲ء شب سوموار بعد صلوٰۃ المغرب

واضافہ جدیدہ ۱۷ جمادی الاول ۱۴۲۳ھ نومبر ۲۰۰۲ء بہاولپور (پاکستان)

اظہار تشکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔اما بعد!

فقیر نے جب سے تصنیفی کام شروع کیا ہے کوئی ایسا مستقل رفیق میسر نہ آیا جسے فقیر معاون بنا کر تصانیفی امور کو کامیاب بنائے بڑے عرصے کے بعد عزیزم صوفی مختار احمد صاحب اویسی از خود اس کام میں لگ گئے ۔نہ صرف تصنیفی امور میں ہاتھ بٹاتے بلکہ فقیر کے اکثر امور میں کام کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں آج سے تین سال پہلے فوٹو اسٹیٹ مشین ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائی تو موصوف فوٹو مشین کو چلانے کی مہارت حاصل کر کے فقیر کے مسودوں کو صاف کر کے رکھتے چلے آرہے ہیں۔یہ حضرت مسعود ملت پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہٗ ماہر رضویات کراچی کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کا منصوبہ ہے کیونکہ انہوں نے فقیر کے لئے تاثرات لکھتے ہوئے فرمایا کہ اویسی کی تصانیف ضائع نہ ہونے پائیں۔انہیں صاف کر کے محفوظ کرلیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں استفادہ کرسکیں ۔عزیزم صوفی مختار احمد اویسی صاحب کے خلوص نے ان مسودوں کو محفوظ رکھنے کی بجائے ان کی اشاعت کے اسباب بنادیئے ہیں ۔چنانچہ اس دوران درجنوں مسودے صاف کردہ اشاعت کے لئے احباب اہل سنت لے جارہے ہیں اور شائع کررہے ہیں۔

چنانچہ عزیزم محمد سہیل اویسی عزیزم محمد یوسف القادری اویسی کراچی، عزیزم محمد بلال اویسی ملتان عزیزم محمد اجمل رضا اویسی گوجرانوالہ درجنوں مسودے

لے جارہے ہیں اور شائع کرنے کا عزم رکھتے ہیں اسی طرح سلسلہ جاری ہے۔ سچ فرمایا علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے:۔

؎ اگر ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

واقعی یہ ہمارے لئے کوہ گراں سے زیادہ بوجھل تھا کہ ہم صاف کردہ مسودے جلد شائع کرسکیں لیکن عزیزم صوفی صاحب کے خلوص کی برکت سے یہ کام آسان ہورہا ہے۔ سچ ہے کہ

؎ بہر کارے ہمت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد

فقیر صوفی صاحب کو ان کے والد گرامی صوفی منظور احمد صاحب اویسی مرحوم ومغفور کی دعائے مستجاب کا ثمرہ سمجھتا ہے کہ وہ انہیں بچپن میں علمائے کرام ومشائخ عظام کی محافل میں صرف اس ارادہ سے لے جاتے تھے کہ یہ بچہ دین کے کام آئے۔

الحمدللہ! ان کی دعا رنگ لائی کہ آج یہ عزیز فقیر کی تصنیفی امور میں کام آرہے ہیں۔

فقیر کی دعا ہے کہ انہیں مولیٰ عزوجل بطفیل حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم دین کا سچا خادم بنائے اور ان کی اولاد کو بھی اسی کام میں قبول کرے۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور

ضروری ہدایات

۱۔ مذہب اہلسنت و جماعت پر قائم رہیں۔ اہلسنت کے جتنے مخالف فرقے ہیں ان سب میں سے کسی کی صحبت میں نہ بیٹھیں اور اپنے دین وایمان کی دولت کو محفوظ رکھیں۔

۲۔ نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے خواہ انسان مقیم ہو یا مسافر جتنی نمازیں قضا ہوگئی ہوں وہ سب نمازیں پڑھے۔

۳۔ رمضان مبارک کے روزے رکھنا بھی فرض ہے، کسی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے، کل یا بعض قضا ہو گئے ہوں تو ان کو ادا کرنا لازم ہے۔

۴۔ جو مسلمان مالدار ہے، مالک نصاب ہے، سال گذرنے پر اس پر فرض ہے کہ زکوٰۃ ادا کرے اور سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرے گا تو بھی زکوٰۃ ہو جائے گی۔ اور جتنے سال کی زکوٰۃ ادا کرنا باقی ہے حساب کر کے ادا کرے۔

۵۔ جو مسلمان صاحب استطاعت ہو، مالدار ہو اس پر حج کرنا بھی فرض ہے۔ ایسا شخص جو حج نہ کرے اس کے لیے حدیثوں میں سخت وعید

آئی ہے۔

۶۔ شریعت مطہرہ کی پابندی کریں شریعت کے مطابق چلیں اور شریعت کی مخالفت سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے اور برے کاموں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

۷۔ امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا علامہ شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز کے مسلک پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ ان کا مسلک مذہب اہلسنت و جماعت ہے۔ حرمین طیبین، مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ، عرب وعجم کے علماء کرام نے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ العزیز کو اپنا امام وپیشوا تسلیم کیا ہے۔ اور اس صدی کا مجدد مانا ہے۔ مولا عزّ وجل ہم سب کا بزرگان دین کے وسیلہ جلیلہ سے ایمان پر خاتمہ فرمائے۔ آمین۔

دستخط: محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ تاریخ: ماہ ۱۴۰۰ھ

ادارہ افکار القرآن گوجرانوالہ

کی

سرگرمیاں

جامعۃ الرضا ناظرہ قرآن مجید، حفظ القرآن، تجوید وقرات اور درس نظامی کی تعلیم وتدریس کا معقول انتظام

مکتبۃ الرضا علمائے اہل سنت کی کتابوں کی نشرواشاعت اور علاقہ بھر میں دستیابی کا بہترین بندوبست

رضا ایجوکیشن سنٹر بہترین کوالیفائڈ اساتذہ کی زیرنگرانی پلے نرسری سے ایم اے تک کی کلاسز کامیابی کے ساتھ جاری ہیں۔

رضا ویلفیئر ایسوسی ایشن مشنری جذبے کے ساتھ دکھی انسانیت کی خدمت اور علاقے کی فلاح و بہبود کیلئے نظر آنے والی خدمات

رضا لائبریری اعمال وعقائد کو درست کرنے والی اسلامی کتب، صحت مند پاکیزہ اور تعمیری ادب، شاعری، اور عام دلچسپی کی معیاری کتابوں کا وافر ذخیرہ عوام کے مطالعے کیلئے دستیاب ہے۔

جامع مسجد بہار مدینہ علاقہ بھر میں مسلک حق اہل سنت وجماعت اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کا عظیم الشان تبلیغی مرکز

اور

ہفتہ وار محفل ذکر، ماہانہ درس قرآن، سالانہ امام اہل سنت کانفرنس، اور تمام اسلامی تہوار شایان شان طریقے سے منانے کا اہتمام

ناشر

ادارہ افکار القرآن گوجرانوالہ